تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

به اہتمام

محترم جناب مولانا حافظ محمد حفظ الرحمٰن صاحب مسعود مفتاحی مدظلہ

صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

۲ دو برکت والی راتیں

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم
خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

محترم جناب مولانا حافظ محمد حفظ الرحمٰن صاحب مسعود مفتاحی مدظلہ

صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب : دو برکت والی راتیں

مؤلف : حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہٗ العالی

صفحات : ۴۰

تعداد : ایک ہزار

سنہ اشاعت : ۲۰۰۵ء م ۱۴۲۶ھ

کتابت : شکیل کمپوزنگ سنٹر

طباعت : عائش آفسیٹ پرنٹرس

سیلر، متصل مسجد رضیہ، روبرو فائر اسٹیشن، جدید ملک پیٹ، حیدر آباد۔۳۶

فون: 24513095 موبائل: 9391110835

قیمت : -/10 روپے

بہ اہتمام

مولانا حافظ محمد حفظ الرحمٰن صاحب مسعود مفتاحی مدظلہ

صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

فہرست مضامین

پیش لفظ ۴
شانِ نزول ۶
وجوہِ تسمیہ ۸
خصوصیت امت محمدیہ ۹
تفسیری پہلو ۹
روح سے مراد؟ ۹
ارشاد محبوب سبحانی ۱۰
جزائے قدر اعمال ۱۰
فضائل شب قدر ۱۱
فوائد سورۂ قدر ۱۲
تعین قدر میں رکاوٹ کیوں؟ ۱۲
کسطرح کے اعمال سے اللہ کی ناراضگی ۱۳
حق والدین ۱۴
قدر کی محرومیوں سے بچنے کا طریقہ ۱۵
شب قدر-اقوال علماء ۱۵
باحکمت افراد کی نکتہ آفرینیاں ۱۶
الحمد للہ سے شروع ہونیوالی سات آیتیں ۱۸
اللہ نے سورۂ شمس میں سات قسمیں کھائیں ۱۹
روایت حضرت جابرؓ ۲۱
ہر انسان کی پیدائش سات چیزوں سے ہے ۲۱
انسان کی روزی سات جنسوں سے ہے ۲۲
شب قدر چھپائے جانیکی حکمتیں ۲۲
جستجو کب کریں؟ ۲۳
علامات ۲۴
علامات شب قدر ۲۵
دعا قدر ۲۵
چند خصوصی نفل عمل ۲۶
حقیقت قدر ۲۶
لیلة القدر (نظم) ۲۸
شب برأت ۲۹
شب برأت کے اعمال ۳۴
شب برأت کی خصوصی دعائیں ۳۵
شب برأت (نظم) ۳۶
خلاصہ: شب برأت کیا ہے اور کیوں ہے؟ ۳۷

پیش لفظ

تقریباً بیس سال پہلے کی بات ہے والد ماجد حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ کی سرپرستی اور احقر کی ادارت میں ایک ماہنامہ ''الکمال'' نکلتا تھا اس میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو سادہ اور عام فہم انداز میں شائع کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ بالخصوص افراط وتفریط سے بچ کر عرفانی اور احسانی تعلیمات کو عام کرنے کی خصوصی کوششیں ہوتی رہیں مگر بدقسمتی سے چار سال تک چلنے کے بعد مختلف عوامل واسباب اور مالی دشواریوں کی وجہ ایسے حالات سامنے آئے کہ رسالہ کا شائع ہونا موقوف ہوگیا۔

ادھر چند دنوں پیشتر ایک دوست کے پاس ماہنامہ ''الکمال'' پر نظر پڑی، حسن اتفاق جون ۱۹۸۶ء رمضان کا پرچہ ہاتھ لگا۔ جس میں شب قدر پر ایک تفصیلی مضمون ہاتھ لگا۔ اس وقت اس ماہ مبارک میں آخری دہے میں جمعہ کے دن خطبہ میں سورہ قدر کی ہی تفصیلات کو پیش کرنے کی سعادت ملی۔

امام غزالیؒ کی بعض کتابوں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی غنیۃ الطالبین حضرت شیخ زکریاؒ کی کتاب فضائل اعمال اور حضرت علامہ حسام الدین فاضلؒ کی بعض کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے جمعۃ الوداع کا خطبہ دیا گیا تھا۔ مضمون خاص مرتب ہوگیا تھا جس میں سورہ قدر کی تفصیلات

اور اس کے فوائد ترجمہ اور مفہوم، تفسیر اور تشریح، اسباب نزول آیات قدر، اور شب قدر کے فضائل پر اور شب قدر میں تعین کی رکاوٹ کے خصوصی سبب پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ بیشتر حصہ جمعہ میں پیش کیا گیا تھا۔ لیکن سورہ کے مزید کچھ اور اہم اجزاء رہ گئے تھے۔ مثلاً شب قدر کے بارے میں علماء کی آراء اور اقوال، ۲۷ ویں شب کی ترجیحات اور حکماء اسلام کی نکتہ آفرینی اور شب قدر کو چھپائے جانے کی خصوصی وجوہات اور شب قدر کی کچھ عام خاص علامات اور اعمال شب قدر سے متعلق ضروی امور اس رمضان کی ستائیسویں شب کو مسجد عالمگیری شانتی نگر میں قدر کی شب بعد عشاء تفصیلاً پیش کرنے کی سعادت ملی۔ فی الفور اس کو قلمبند کرنے اور ترتیب دینے کی شکل نکل آئی، اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس تحریر کو قبول فرمائے اور جو اس کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بن رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی بے حد وحساب اَجر اَور بدلہ عطا فرمائے۔

شاہ محمد کمال الرحمٰن

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر حیدر آباد

الحمد لله الذی جاعل الظلمت والنور نشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریک له شهادة ادخرها لیوم النشور - ونشهد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبده ورسوله باعث الکون وصاحب الجیش المنصور صلی الله علیه وعلی اٰله واصحابه مصباح الهدی والنور وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا الی یوم النشور. أما بعد!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ● بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ● اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ● وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ● لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۵ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ● مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ●

ترجمه: بے شک اتارا ہم نے اس قرآن کو قدر کی رات میں اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کیلئے سلامتی کی رات ہے۔ اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک رہتا ہے۔

شانِ نزول

پہلا سبب: ایک دن حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال بیان فرمایا کہ اس نے ایک ہزار مہینے عبادت کی روز دن کو روزہ رکھتا رات عبادت الٰہی میں مصروف رہتا۔ اور دن کو روزہ کی حالت میں کفار سے جہاد کرتا رہتا۔ اس کے اس نیک عمل، پیہم جد و جہد اور کارِ ثواب میں بکثرت مشغولیت کی بات سن کر صحابہؓ کو رشک ہوا۔

کہنے لگے یارسول اللہ! ہم اس شخص کے ثواب کو کیسے پہنچ سکیں گے کہ ہماری عمریں بھی بہت کم ہیں۔ اس میں بھی کچھ حصہ سونے میں کچھ حصہ تلاش معاش میں کچھ حصہ دیگر ضروریات میں اور کچھ امراض وکاہلی میں بسر ہو جاتا ہے عبادت کیلئے وقت بہت کم ملتا ہے حضور ﷺ اس حقیقت بیانی کو سن کر کچھ ملول سے ہوئے تو دفع ملال کیلئے یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں شب قدر کی اہمیت 'فضیلت' حقیقت' بتا کر بہت بڑی نعمت سے سرفراز کیا گیا۔

دوسرا سبب: ایک روایت میں یہ بات ملتی ہے کہ جب حضورؐ نے دیکھا کہ آپ کی امت کی عمریں بالعموم ساٹھ اور ستر کے درمیان ہیں اور اگلی امتوں کی عمریں سینکڑوں بلکہ ہزاروں برس کی رہیں تو آپ کی تسلی کیلئے اور اس امت کے عمل خیر اور عظمت کو بڑھانے کیلئے اللہ نے شب قدر کی دولت عطا فرمائی۔

تیسرا سبب: بنی اسرائیل کی چار منتخب اور برگزیدہ ہستیوں یعنی حضرت ایوب، زکریاؑ، حزقیلؑ اور یوشع علیہ السلام نے ایک لمحہ لغزش میں گزارے بغیر اسّی سال تک عبادت الٰہی میں مشغول رہے۔ تو اس پر صحابہؓ نے رشک کیا' اپنی عمروں کے قلیل ہونیکی وجہ سے بڑے ثواب کے حصول کی مشکل محسوس کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور منجانب اللہ سورہ قدر لائے اور اسی ۸۰ برس کی عبادات سے بڑھ کر اور بہتر رات کی خوشخبری سنائی۔

چوتھا سبب: بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا بڑا نیک تھا اس وقت کے رسول پر وحی آئی کہ اس بادشاہ سے کہو کہ جو آرزو ہو بیان کرے تو اس نے یہ آرزو ظاہر کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اموال اور اولاد کے ذریعہ راہ خدا میں جہاد کروں تو اللہ نے اس بادشاہ کو ہزار لڑکے دیے چنانچہ وہ بادشاہ اس کے بعد اپنے ایک بیٹے کو جہاد پر روانہ کرتا جب وہ شہید ہوتا تو دوسرے کو بھیجتا۔ ایک ہزار مہینوں تک اسی طرح کرتا رہا۔ سب بچے شہید ہو گئے تو آخر میں خود اس نے جہاد کیا اور شہید ہوا۔ اس کے پاکیزہ عمل کرنیکی فکر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دامن گیر ہوئی تو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے سورہ قدر نازل فرمائی۔

وجوہِ تسمیہ

اس رات کو شب قدر کیوں کہتے ہیں؟

پہلی وجہ

قدر کے معنی شرف اور بزرگی کے آتے ہیں۔ جیسے کسی کی بزرگی بیان کرنا ہوتو کہتے ہیں ''عالی قدر'' یعنی اعلیٰ مرتبہ۔ چوں کہ طاعات کا اس رات میں رتبہ بڑھ جاتا ہے' فرمانبردار بن کر بندے عالی قدر اور عالی مرتبہ ہوتے ہیں۔ فرشتے ذی مرتبہ انسانوں کی قدر کرتے ہیں انھیں سلام کرتے ان سے مصافحہ کرتے اور ان کو دعا دیتے ہیں اسلئے اسے شب قدر کہتے ہیں۔

دوسری وجہ

اللہ تعالی نے ''قدر'' لفظ اس سورۃ میں تین مرتبہ استعمال فرمایا ہے۔ چوں کہ یہ عالی قدر کتاب عالی مرتبہ فرشتے کے ذریعہ اور شرف وقدر والی امت پر لیلۃ القدر میں نازل ہوئی۔ اسلئے اسے قدر کہا جاتا ہے۔

تیسری وجہ

''قدر'' کے ایک معنیٰ تنگی کے بھی آتے ہیں۔ چوں کہ اس شب میں عام وخاص ملائکہ کے نازل ہونے کی وجہ سے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ اسلئے اسے قدر کہتے ہیں۔

چوتھی وجہ

قدر کے ایک معنی تقدیر کے ہیں۔ کائنات میں ہونے والے سال بھر کے تقدیری امور کے جو فیصلے ہوتے ہیں ان سے متعلق امور قدر میں ظاہر ہوتے ہیں اور ملائکہ کے حوالہ کردیے جاتے ہیں۔ اس لیے اسے شب قدر کہا جاتا ہے۔

پانچویں وجہ

اس شب کی ساری عظمتیں بتا کر قدر کرنے کی دعوت دی گئیں ہے۔ اس لئے اس کو شب قدر سے موسوم کیا گیا۔

خصوصیت امت محمدیہؐ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ شب قدر حق تعالیٰ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے پہلی امتوں کو نہیں ملی۔

تفسیری پہلو

نزول ملائکہ کے بارے میں علامہ رازیؒ لکھتے ہیں کہ ملائکہ نے جب تجھے دیکھا تھا تو مجھ سے نفرت ظاہر کی تھی اور عرض کیا تھا فتنہ مچانے والے اور خون بہانے والوں کو آپ پیدا فرماتے ہیں۔ اس کے بعد والدین نے جب تجھے دیکھا تھا جب کہ تو منی کا قطرہ تھا تجھ سے نفرت کی تھی کپڑے کو لگ جاتا تو دھونے کی نوبت آتی لیکن جب حق نے اس قطرہ کو بہتر صورت دیدی تو والدین کو بھی پیار کی نوبت آئی اور آج جب کہ تو شب قدر میں معرفت الٰہی اور طاعت میں مشغول ہے تو ملائکہ بھی اس فقرہ کی معذرت کرنے کیلئے اترتے ہیں۔

روح سے مراد؟

بقول جمہور مفسرین کے روح سے مراد حضرت جبرائیلؑ ہیں۔ لفظ روح سے اور بھی کئی مرادیں مفسرین اور شارحین نے نقل کئے ہیں مگر امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ یہی زیادہ صحیح ہے:

عن انسؓ قال قالؐ اذا کان لیلۃ القدر نزل جبرائیلؑ فی کبکبۃ الملائکۃ یصلون علی کل عبد قائم اوقاعد یذکر اللہ (بیہقی)

بہ روایت حضرت انسؓ ارشاد رسول اللہ ﷺ منقول ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرائیلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس شخص کیلئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہے اور عبادت میں مشغول ہے دعاء رحمت کرتے ہیں۔

ارشادِ محبوب سبحانیؒ

حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے حوالے سے کہتے ہیں کہ فرشتے حضرت جبرائیلؑ سے کہنے سے متفرق ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی گھر چھوٹا یا بڑا جنگل یا کشتی ایسی نہیں ہوتی جس میں کوئی مومن ہو اور فرشتے وہاں نہ جاتے ہوں لیکن اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا سور ہو یا حرام کاری کی وجہ سے جنبی ہو یا تصویر ہو۔ (شب قدر کے فضائل سے محروم لوگوں کے اَتے پتے ملتے ہیں اللہ تعالی ہی حفاظت فرمائے)

عن انسؓ قال دخل رمضانُ فقال رسول الله ان هذا لشهر قدحضر كم فيه ليلة خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله ولايحرم خيرها الا محروم (ابن ماجہ)

ارشاد رسولؐ ہے تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ سارے خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر جو حقیقتاً محروم ہو۔

جزائے قدر اعمال

عن ابی هریرهؓ قال قال رسول ﷺ من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ۔ جو شخص شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ عبادت کیلئے کھڑا ہوا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

نوٹ: ایمان و احتساب کا مطلب تلاوت، ذکر، دعا، عبادت میں مشغول ہونا اور ثواب کی نیت ویقین سے بشاشت قلبی سے اللہ کو راضی کرتے رہو۔

نوٹ: جبرائیلؑ اور فرشتے جس کسی کو عبادت میں مشغول دیکھتے ہیں اس کیلئے دعائے رحمت کرتے ہیں دعاء رحمت وسلامتی کو ہی سلام فرمایا گیا ہے۔

فضائل شب قدر

۱) حق تعالی کی توجہ خاص اور شان تقرب کا اس رات میں ظہور ہوتا ہے۔

۲) عبادتوں کی حلاوت بڑھ جاتی ہے کثرت طاعت پر دل متوجہ ہوتا ہے۔

۳) ملائکہ جوق در جوق بکثرت باذن رب اترتے رہتے ہیں اور عالم پر کیف وروحانی ہوجاتا ہے۔

۴) عالم غیب کا عالم شہادت سے، عالم بالا کا عالم ناسوت سے ایک خاص ربط ومیلان ہویدا رہتا ہے اس لیے تجلیات وانوار کی یہ بارش باعث قدر وفضیلت بنتی ہے۔

۵) اس شب میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا گیا۔

۶) فرشتے اسی شب پیدا کیئے گئے۔

۷) جنت اسی شب سنواری جاتی ہے۔

۸) آدم علیہ والسلام کی پیدائش کا مادہ اسی شب جمع کیا گیا۔

۹) اس رات کیا ہوا نیک عمل اللہ کے نزدیک سلیمانی بادشاہت سے بھی بڑھ کر ہے۔

۱۰) شب قدر تیس ہزار دنوں اور تیس ہزار راتوں سے بڑھ کر فضیلت رکھتی ہے۔

۱۱) شب قدر میں فرشتے صالحین کے پاس آتے اور انھیں سلام کرتے ان کو خوشخبری دیتے اور ان سے مصافحہ فرماتے ہیں۔

۱۲) حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایمان اور احتساب کے ساتھ اس رات قیام کرنے والے کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

۱۳) شب قدر ایک ہزار مہینے یعنی ۸۳ سال چار مہینے سے زیادہ مرتبہ والی ہے۔

۱۴) حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے شب قدر میں مغرب وعشاء جماعت سے پڑھی اس نے شب قدر سے حصہ پالیا۔

۱۵) جس نے سورۃ القدر پڑھی اس نے ایک چوتھائی قرآن پڑھا۔

فوائد سورۂ قدر

☆ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھے تو سب لوگ اس کی عزت کریں گے اور مراتب علوی کے واسطے ہمیشہ ورد رکھنا عجیب وغریب ہے۔ اور اگر کسی چینی برتن پر مریض کو پلائیں تو انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو شخص شب قدر میں بعد نماز عشاء سورۃ قدر سات مرتبہ پڑھے اللہ تعالی اس کو ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔

☆ ۳۶ مرتبہ سورۃ قدر پڑھ کر پانی پر دم کر کے لباس پر چھڑک لیں اور پہنیں۔ اس لباس کے جسم پر رہنے تک رزق میں وسعت رہے گی۔

☆ جو شخص سورۃ قدر ایک ہزار مرتبہ بہ روز جمعہ پڑھے گا تو وہ انشاء اللہ خواب میں حضور اکرم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔

تعینِ قدر میں رکاوٹ کیوں ہوئی؟

عن عبادہ ابن الصامتؓ قال خرج النبیؑ لیخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم لیلۃ القدر فتلاحی فلان، وفلان، فرفعت و عسی ان یکون خیرا لکم قالتسموھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسہ (مشکوۃ)

حضرت عبادہؓ نے کہا کہ حضورؐ کو شب قدر دکھائی گئی تو آپؐ ہمیں اطلاع دینے کیلئے نکلے۔ اس اثناء میں دو شخص آپس میں لڑ رہے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس لئے باہر آیا تھا کہ تمہیں شب قدر سے مطلع کروں کہ کونسی رات ہے مگر دو شخصوں کی خصومت اور نزاع اور جھگڑے کے سبب وہ رات اٹھالی گئی پس تم لوگ اس کو ۲۵، ۲۷، ۲۹، کو تلاش کرو۔

کس طرح کے اعمال سے اللہ ناراض ہوتے ہیں؟

عن ابی هريرة عن النبیؐ قال اربع حق على الله ان لايدخلهم الجنة ولايذيقهم نعيمها مد من الخمر. اكل الربو. اكل مال اليتيم والعاق لوالديه (حاکم)

حضرت ابوہریرہؓ آقاؐ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا چار افراد ہیں۔ اللہ کو اس بات کا پورا حق ہے کہ انھیں جنت میں داخل نہ کرے اور نہ جنت کی نعمتیں چکھائے۔

(۱) شراب کا عادی۔ (۲) سود کھانے والا۔

(۳) یتیم کا مال کھا جانے والا (۴) اور والدین کو ناراض کرنے والا۔

وروى عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ اسرع الخير ثوابا البرُّ وصلة الرحم اسرع الشر عقوبة البغى وقطيعة الرحم

یعنی بہ روایت عائشہؓ ارشاد رسولؐ مروی ہے خیر اور بھلائی میں ثواب اور بدل کے اعتبار سے دو چیزیں ہیں۔ (۱) نیکی۔ (۲) صلہ رحمی۔ اور بہت جلد برے انجام کو پہونچانے والی۔ (۱) سرکشی۔ (۲) قطع رحمی۔

عن ابی هريرةؓ قال سمعت رسول الله ﷺ قال ان اعمال بن آدم تعرض كل خميس ليلة الجمعة فلا يقبل عمل قاطع رحم (احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ ہر جمعرات شب جمعہ کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں مگر قطعی رحمی کی وجہ سے اعمال کو قبول نہیں کیا جاتا۔

حق والدین

عن عمرو بن مرة الجهنیؓ قال جاء رجل الی النبیؐ وقال یارسول الله شهدت ان لا اله الا الله وانک رسول الله وصلیت الخمس وادیت الزکواة وصمت رمضان مالی فقال النبیؐ من مات علی هذا کان مع النبین و الصدیقین و الشهداء یوم القیامة هکذا و نصب اصبعیه مالم یعق والدیه (احمد طبرانی)

حضرت عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں' زکوٰۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں اب میرے لئے کیا جزا اور ارشاد ہے فرمایا جو ان احکام پر عمل کے ساتھ مرا وہ قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہیدوں کے ساتھ اٹھے گا اور اپنی دونوں انگلیاں اٹھائیں بشرطیکہ والدین کا نافرمان نہ ہو۔

عن المغیرة بن شعبةؓ عن النبی ﷺ قال ان الله حرم علیکم عقوق الامهات وواد البنات ومنع وهات و کره لکم قیل قال و کثرة السوال و اضاعة المال (بخاری)

حضرت مغیرہؓ آقاؐ کا ارشاد سناتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی حرام کردی ہے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام اور جس کے کرنے کو کہا گیا

اس کو روکنا حرام اور جس کو نہ کرنے کو کہا گیا اس کو کرنا حرام ہے اور اللہ نے ناپسند کیا ہے غیر ضروری بحث کثرت سوال اور اضاعت مال سے۔

قدر کی محرومیوں سے بچنے کا طریقہ

عن ابی هریرهؓ قال قال رسول الله ﷺ ثلث من کن فیه حاسبه الله حسابا یسیرا وادخله الله الجنة برحمته. وقالو وما هی یارسول الله بابی انت وامی قال تعطی من حرمک و تصل من قطعک وتعفوعمن ظلمک فاذا فعلت ذالک ید خلک الله الجنة (بزار، طبرانی، حاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی اللہ پاک اس کا حساب بہت آسان فرمائیں گے اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے تو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان فرمایئے وہ کیا ہیں؟ فرمایا (۱) جو تم کو محروم کرے تم اسے دو۔ (۲) جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلۂ رحمی کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کردو جب تم یہ کروگے تو اللہ تم کو جنت میں داخل کریگا۔

شب قدر۔ اقوال علماء

۱) امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ تمام سال میں کبھی بھی آسکتی ہے

۲) بعض کا کہنا ہے کہ سال میں ایک متعین شب آتی ہے

۳) تیسرا قول یہ ہے کہ رمضان میں آتی ہے مگر متعین نہیں

۴) چوتھا یہ کہ رمضان میں متعین شب ہے

۵) رمضان کے دوسرے تیسرے دھے میں آتی ہے

۶) حضرت امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا ایک قول یہ ہے کہ رمضان کے آخری دھے میں ہے

۷) آخری دہے میں طاق راتوں میں شب قدر ملتی ہے

۸) آخری دہے کی جفت راتوں میں ہے

۹) رمضان کی سترھویں شب

۱۰) رمضان کی انیسویں شب

۱۱) شوافعؒ اکیسویں شب کو ترجیح دیتے ہیں

۱۲) رمضان کی تیئیسویں شب

۱۳) چوبیسویں شب

۱۴) رمضان کی پچیسویں شب

۱۵) رمضان کی انتیسویں شب

۱۶) رمضان کی آخری شب

۱۷) حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شب قدر کو دو مرتبہ شعبان میں ۱۵ اور ۱۹ کو پایا اور دو مرتبہ رمضان کے دوسرے دہے میں ۱۳ اور اٹھارہ کو پایا، اور رمضان کے آخری دہے کی ہر طاق رات میں دیکھا ہے اسلئے مجھے اس بات کا یقین ہے کہ وہ سال کے تمام راتوں میں پھرتی رہتی ہے لیکن رمضان المبارک میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔

باحکمت حضرات کی نکتہ آفرینیاں

لیلــــة القــــدر میں ۹ حروف ہیں اور یہ کلمہ اس سورہ میں تین مرتبہ آیا ہے اس طرح ۹ × ۳ = ۲۷۔ گویا یہ اشارہ ہوا کہ ستائیسویں شب ''شب قدر'' ہے۔

(۱) سورۃ قدر میں تیس کلمے ہیں اور ''ھی'' کا کلمہ ۲۷ واں ہے یہ بھی اشارہ ہے کہ ستائیسویں شب ''شب قدر'' ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کو طاق عدد پسند ہے۔ اس میں '۷' کو زیادہ محبوب بتایا گیا۔ چنانچہ "۷" پر بے شمار اشیاء دلالت کرتی ہیں۔

☆ آسمان سات ہیں ☆ زمین کے طبقات سات ہیں

☆ راتیں سات ہیں ☆ دن سات ہیں

☆ دریا سات ہیں ☆ سعی بین الصفا و مروہ سات ہیں

☆ طواف کعبہ کے سات چکر ہیں ☆ رمی جمار سات مرتبہ ہے

☆ انسانی چہرہ میں سات سوراخ ہیں ☆ قرآن مجید میں حم سات ہیں

۱) حٰمٓ • تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ •

اتارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست ہے خبردار (سورہ مومن، پ۲۴)

۲) حٰمٓ • تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ •

اتارا ہوا ہے بڑے مہربان کی طرف سے (سورہ حم سجدہ، پ۲۴)

۳) حٰمٓ • عٓسٓقٓ • (سورہ شوریٰ، پ۲۵)

۴) حٰمٓ • وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ •

قسم ہے اس کتاب واضح کی (سورہ زخرف، پ۲۵)

۵) حٰمٓ . وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ •

قسم ہے اس کتاب واضح کی (سورہ دخان، پ۲۵)

۶) حٰمٓ . تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ •

اتارنا کتاب کا ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست حکمتوں والا ہے (سورہ جاثیہ، پ۲۵)

۷) حٰمٓ • تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ •

اتارنا کتاب کا ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے حکمتوں والا (سورہ احقاف، پ۲۶)

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے شروع ہونے والی سات قرآن مجید کی سورتیں

۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ •

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا (سورہ فاتحہ)

۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْر •

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنایا اندھیرا اور اجالا۔

ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ •

پھر بھی یہ کافر اپنے رب کے ساتھ اوروں کو برابر کیے دیتے ہیں۔ (انعام)

۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ عِوَجًا •

سب تعریفیں اللہ کو جسنے اتاری اپنے بندہ پر کتاب اور نہ رکھی اسمیں کچھ کجی۔ (سورہ کہف، پ۱۵)

۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَافِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

سب خوبی اللہ کی ہے جس کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں اور وہی ہے حکمتوں والا سب کچھ جاننے والا (سورہ سبا، پ۲۲)

۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

سب خوبی اللہ کو ہے جسنے بنا نکالے آسمان اور زمین جسنے ٹھہرایا فرشتوں کو پیغام لانیوالا

اُولِىْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ، يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَايَشَآءُ

جن کے پر ہیں دو، دو، تین تین اور چار چار بڑھا دیتا ہے پیدائش میں جو چاہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ •

بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (سورہ فاطر، پ۲۲)

☆ دوزخ کے دروازے سات ہیں

☆ دورزخ کے نام سات ہیں

☆ دوزخ کے طبقات سات ہیں

ھاویہ: وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ • فَاُمُّہٗ ھَاوِیَہ

جس کی تولیں ہلکی ہوئیں اس کا ٹھکانہ گڑھا۔ (سورہ قارعہ، پ ۳۰)

جحیم: کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ

ہرگز نہیں اگر تم یقینی علم جان لو تم دیکھو گے دوزخ کو۔ (سورہ تکاثر، پ ۳۰)

سقر: سَاُصْلِیْہِ سَقَر • وَمَا اَدْرٰکَ مَا سَقَر

عنقریب میں اس کو سقر میں ڈالوں گا اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ سقر کیا ہے

لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرْ

وہ آگ ہے جو نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی۔ (سورہ مدثر، پ ۲۹)

لظی: کَلَّا اِنَّھَا لَظٰی • نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی

ہرگز نہیں وہ تپتی ہوئی آگ ہے کھینچ لینے والی کلیجہ۔ (سورہ معارج، پ ۲۹)

حطمۃ: کَلَّا لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْحُطَمَۃ

ہرگز نہیں وہ ضرور پھینکا جائے گا روندنے والی میں اور کیا آپ جانتے

نَارُاللّٰہِ الْمُوْقَدَۃ

روندنے والی چیز کیا ہے ایک آگ ہے اللہ کی سلگائی ہوئی۔ (سورہ حطمۃ، پ ۳۰)

☆ اللہ نے سورہ شمس میں سات چیزوں کی قسم کھائی

وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا • وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا •

قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی اور چاند کی جبکہ آئے سورج کے پیچھے

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا • وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا

اور دن کی جبکہ اس کو روشن کرلے اور رات کی جبکہ اس کو ڈھانک لے۔

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا • وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا • وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا

اور آسمان کی اور جیسا کہ اس کو بنایا اور زمین کی اور جیسا کہ اس کو پھیلایا اور جی کہ جیسا کہ اس کو ٹھیک بنایا۔ (سورہ شمس، پ۳۰)

☆ سورہ الحمد کی سات آیات ہیں

☆ قرأت قران سات لغات پر ہے

☆ سجود سات اعضاء پر ہے دونوں پاؤں دونوں گھٹنے دونوں ہاتھ اور چہرہ۔

☆ ایک روایت کے اعتبار سے اصحاب کہف سات ہیں

☆ قوم عاد کی ہلاکت سات راتوں میں ہوئی

☆ حضرت یوسفؑ قید خانے میں سات سال رہے۔

☆ سورہ یوسف کے عہد میں قحط کا زمانہ سات سال ہے

☆ پھر فراخی کا دور سات سال ہے

☆ پانچوں نمازوں کی فرض رکعتیں دس پر سات ہیں

☆ عورتوں سے سات نسبی رشتے حرام ہیں

☆ کسی برتن میں کتا منھ ڈالدے تو سات مرتبہ دھونے کا حکم آیا ہے

☆ حضرت ایوبؑ سات برس سخت ابتلاء میں رہے

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے شہیدے ہیں

روایت جابرؓ

قال النبی ﷺ الشهادة سبع سوی القتل فی سبیل الله المبطون شهید الغریق شهید وصاحب ذات الجنب شهید والمطعون شهید والحریق شهید والذی یموت تحت الهدم شهید و المرأة التی تموت بجمع شهید • (ابوداوٗ، نسائی، ابن ماجہ)

۱) پیٹ کی بیماری میں مرنے ولا شہید ہے

۲) بلا ارادہ پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے

۳) ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے

۴) طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے

۵) آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے

۶) دیوار گر کر مرنے والا شہید ہے

۷) ولادت حمل اور نفاس کے خون سے مرجانے والی عورت شہید ہے

☆ ہر انسان کی پیدائش سات چیزوں سے ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ •

پھر ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (غذا) سے بنایا۔

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ •

پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو محفوظ (رحم) میں رہا۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عُظْمًا فَكَسَوْنَا الْعُظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنادیا۔ پھر خون کے لوتھڑے کو بوٹی بنادی پھر ہم نے اس بوٹی کے بعض اجزاء کو ہڈیاں بنادیں پھر ہم نے اس پر گوشت چڑھایا۔ پھر ہم نے اس میں روح ڈال کر دوسری ہی طرح کی مخلوق بنائی سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے۔

☆ انسان کی روزی سات جنسوں سے ہے

فَاَنۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا وَّحَدَآئِقَ غُلۡبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا •

پھر ہم نے (بہت کچھ) اگایا (یعنی) غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغ اور میوے۔

☆ بروایت معاویہؓ حضور ﷺ کا ارشاد ہیکہ شب قدر ستائیسویں ۲۷ شب ہے

حضرت ابن جیشؓ سے رویت ہے کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سال بھر تک راتوں کو جاگے گا اس کو شب قدر ملے گی تو انہوں نے کہا قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں شب قدر رمضان میں ہے اور شب قدر وہی شب ہے جس میں حضور ﷺ نے ہمیں جاگنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور وہ ستائیسویں ۲۷ شب ہے۔

شب قدر چھپائے جانے کی حکمتیں

حکمت

(۱) بندے ہر وقت خدا کی طرف متوجہ رہیں۔

(۲) تلاش اور جستجو کا ثواب دلایا جائے۔

(۳) تمام راتوں کی قدر کرنا نصیب ہو۔

(۴) غفلت اور کوتاہی سے بچیں۔

(۵) شب قدر میں کیئے ہوئے اعمال پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔

(۶) شب قدر ظاہر ہوتی تو نیک لوگ ثواب کما لیتے مگر بدنصیب گنہگار لوگ اپنی خراب عادتوں کی وجہ سے اس شب میں نحوست کا شکار ہوتے اور قہر خدا میں گرفتار ہوتے اسی لئے قدر چھپائی گئی اس کو بھی حق کی رحمت خاص کہا جاسکتا ہے۔

جس طرح:

(۱) ساعت قبولیت جمعہ کو جمعہ کے دن پوشیدہ رکھا ۔

(۲) صلوٰۃ وسطی کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا۔

(۳) دعاؤں میں قبولیت پوشیدہ رکھی تاکہ تمام دعائیں خوب کی جائیں۔

(۴) موت کا وقت پوشیدہ رکھا تاکہ آدمی ڈرتا رہے۔

(۵) اپنی رضا کو طاعات میں پوشیدہ رکھا تاکہ ہر قسم کی اطاعت میں دلچسپی برقرار رہے۔

(۶) اپنی ناراضگی اور غضب کو گناہوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ ہر گناہ سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں۔

(۷) اسم اعظم کو اپنے تمام اسماء حسنیٰ میں پوشیدہ رکھا تاکہ تمام اسماء کی تعظیم کریں اور تمام اسماء کا ذکر کریں۔

اور پتہ نہیں ایسی کتنی بے شمار حکمتیں ہیں یہ چند ایک حکمتیں سامنے آجاتی ہیں تو دل مسرتوں سے سرشار ہو جاتا ہے حق تعالی محض اپنے فضل سے بھرپور طاعات کی توفیق عطا فرمائے۔

جستجو کب کریں؟

عن عائشہؓ قالت قال رسول اللہ ﷺ تحرو لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (مشکوۃ)

اماجان حضرت عائشہؓ آقاﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں بموافق قول جمہور ۲۱ '۲۳ '۲۵ '۲۷ '۲۹ کو تلاش کرو۔

علامات

درمنثور کی روایت عبادہؓ میں حضورﷺ سے شب قدر کے بارے میں پوچھے جانے پر رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں میں ہونا بتایا، یا پھر ایمان واحتساب کے ساتھ عبادت کرنے پر گناہوں کے معاف کئے جانے کا تذکرہ ہے فرمایا اس کے بعد خاص طور پر شب قدر کی چند علامتیں بتلائیں۔

و من اما راتها ليلة بلجة صافية ساكنة ساجية لا حارة ولا باردة كان فيها قمر اساطعا ولايحل لنجم ان يرمى بـه تلك الليلة حتى الصباح ومن اماراتها ان الشمس تطلع صبيحتها لا شعاع لهامستوية كانها القمر ليلة البدر وحرم الله على الشيطان ان يخرج معها يومئذ (درمنثور، احمد، بیہقی)

اس رات کی منجملہ اور علامتوں کے یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے صاف شفاف ہوتی ہے۔ نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا کہ انوار کی کثرت کی وجہ سے چاند کھلا ہوا ہے اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند۔ اللہ نے اس دن کے آفتاب پر طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا برخلاف اور دنوں کے کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا اس جگہ ظہور ہوتا ہے۔

علامات شب قدر

۱) شب قدر کی صبح سورج صاف بے شعاع چودھویں رات کے چاند کی طرح نکلتا ہے۔

۲) درخت سجدہ ریز ہوجاتے ہیں۔

۳) ہر مکان نورانی معلوم ہوتا ہے۔

۴) دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۵) موسم معتدل رہتا ہے نہ زیادہ گرمی نہ زیادہ سردی بلکہ خوشگوار موسم رہتا ہے

۶) فرشتوں کا سلام اور خطاب اہل دل سنتے ہیں۔

۷) عبادت میں لذت معلوم ہوتی ہے۔

۸) شب قدر میں شیطان نہیں نکلتا۔

۹) حضرت ایوب بن خالدؓ اور حضرت عبدہ بن ابی الُبابہؒ شب قدر میں انھوں نے کھارے پانی کو میٹھا پایا ہے۔

۱۰) حضرت جبرئیلؑ اور فرشتے عبادت گذار مسلمانوں سے سلام و مصافحہ کرتے ہیں۔

۱۱) جسم پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں دل نرم پڑ جاتے ہیں' آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

دعا قدر

عن عائشةؓ قالت قلت یا رسول اللہ ارایت ان علمت ای لیلة القدر ماا تول فیھا قال قولی • اللھم انّک عفو تحب العفو فاعف عنی •

حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو

کیا دعا مانگوں حضورؐ نے فرمایا کہو اے اللہ تو بے شک معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس معاف کردے مجھ کو بھی۔

چند خصوصی نفل عمل

☆دو رکعت نماز۔سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھ کر حسب معمول نماز پورا کرنے اور بعد نماز توبہ واستغفار میں مشغول رہنے بخشش کا ذریعہ ہے۔

☆صلوٰۃ التسبیح خصوصی نفل نماز خاص طریقہ سے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ نے اپنی کتاب فضائل ذکر میں تفصیلاً ذکر فرمائی ہے اسکو اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لیا جاسکتا ہے۔

☆چار رکعت نفل۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر تین بار اور سورہ اخلاص پچاس بار بعد سلام سر بسجود ہوکر اکتالیس بار سبحان اللہ پڑھے اور دعا کرے حاجتیں پوری ہوں گی دعائیں قبول ہونگی۔

کوئی خاص سورہ، خاص طریقہ، خصوصی رکعات وغیرہ کوئی ایسی نماز قدر میں فرض یا واجب یا سنت موکدہ نہیں، جیسی سہولت ہو نماز ادا کر سکتے ہو، کچھ دیر قضاء عمری میں کچھ نوافل میں، کچھ ذکر و فکر میں، کچھ تلاوت میں، کچھ ذکر و دعا میں مختلف انداز سے عبادات میں مشغول رہے۔اگر کسی شخص کو انفرادی طور پر کچھ عمل اکابر کے تجربات اور تحریرات سے ملے تو انفرادی طور پر استفادہ کرسکتا ہے۔

حقیقت قدر

سچ یہ ہے کہ جس گھڑی کافر انسان کفر سے توبہ کرے وہی اس کی قدر والی گھڑی، اور مشرک آدمی شرک سے جس وقت توبہ کرے وہی اس کیلئے قدر کا وقت، جو مرتد جس وقت ارتداد سے توبہ کرے وہی اس کیلئے قدر کا لمحہ جس وقت کوئی بدعتی

انسان بدعت سے توبہ کرے وہی لمحہ اس کا قیمتی لمحہ' اور جو انسان سیئات سے جس دن توبہ کرے وہی اس کیلئے قدر کا دن اور کوئی شخص کسی رات میں گناہ چھوڑنے کا فیصلہ کرے وہی اس کیلئے شب قدر اور جس دن کوئی شخص غفلت سے توبہ کرے وہی قدر کا دن ۔ رات میں غفلت سے توبہ کرے وہ رات قدر کی رات جس مہینہ میں نافرمانیوں سے توبہ کرے وہی مہینہ قدر و عزت کا مہینہ' جن گھڑیوں میں گنہگار انسان اللہ کی طرف پلٹے بس وہ حقیقت میں قدر کا مستحق ہو جاتا ہے اللہ تعالی اپنے کرم سے حقیقت قدر کو پانے کی توفیق دے اور برائیوں کو چھوڑ کر بھلائیوں کو اختیار کرنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر حق کی رحمت ہے
لیلۃ القدر ایک نعمت ہے

ماہ سے یک ہزار ہے بہتر
لیلۃ القدر حق کی قدرت ہے

لیلۃ القدر میں ملا قرآن
زندگی جس سے اب عبادت ہے

جبرئیل و ملائکہ آئے
لیلۃ القدر کی یہ شوکت ہے

خود خدائے جہاں ہے جلوہ فگن
لیلۃ القدر کی یہ عظمت ہے

مسجدیں ہیں بھری جدھر دیکھو
لیلۃ القدر کی یہ برکت ہے

عیش و آرام سب چھوڑ آئے
لیلۃ القدر کی یہ الفت ہے

جو عبادت بھی ہوسکے کرلو
لیلۃ القدر بس غنیمت ہے

لیلۃ القدر میں غلامؔ بنے
واہ کیا خوب اپنی قسمت ہے

شب برأت

استغفار غُـفِـرَ سے ہے جس کے معنی چھپانے کے آتے ہیں جو استغفار کی برکت سے گناہ چھپ جاتے ہیں اس لئے اس کو استغفار کہتے ہیں اور نصف شعبان کو شب تمام مسلمان توبہ واستغفار کے ذریعہ حق تعالی سے مغفرت مانگتے ہیں اس لئے اس شب کا ایک نام لیلـة الـمغفرہ ہے نصف شعبان کی شب برأت میں برأت میں آنحضرتؐ نے چونکہ اپنی امت کیلئے شفاعت کی درخواست فرمائی تھی اور وہ مقبول بھی ہوگئی اسی لئے اسکولیلة المغفرة بھی کہا جاتا ہے۔

یہ رات چونکہعا جزی وانکساری اور بھرپور اخلاص سے ساری رات عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اسی طرح شب بیداری لوگوں کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے اسی وجہ سے اس کولیلۃ کفارہ بھی کہا گیا ہے شب برأت میں جوکوئی عبادات واذکار، ذکروتلاوت، دعاونماز، توبہ واستغفار، کلمہ ودرود اور دیگر عبادات میں مشغول رہتا ہے تو اسکا دل قیامت میں جبکہ دوسروں کے دل مردہ ہوں گے اس کا دل مردہ نہیں ہوگا شاید اسی بناپر اس رات کولیلۃ الحیاۃ کہا جاتا ہے اور دوسری توجیہات بھی ہوسکتی ہیں ۔علامہ خطیب ابن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبات میں اس رات کولیلۃ الرحمۃ اور لیلۃ الکرم فرمایا ہے وجہ ظاہر ہے لیـلـة البـرأه، لیلة العتق، لیلة رفع الاعمال، لیـلة التقسیم، لیلة العفو اوران جیسے کئی ناموں کے ساتھ اس کا تذکرہ ہوسکتا ہے اس واسطے ان تمام معانی اور مفاہیم اور وبرکات واثرات کو لئے ہوئے یہ رات آتی ہے اور حق تعالی کا دریائے رحم جوش میں ہوتا ہے۔لیلۃ البرأۃ اس لئے کہ اس رات میں اچھا آدمی برائیوں سے بیزار اور برا آدمی اچھائیوں سے بیزار ہوجاتا ہے۔اس کی تفصیل سمجھنے کیلئے غنیۃ الطالبین پڑھیئے۔

چونکہ اس رات میں بے شمار انسانوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اس لئے لیلۃ العتق سے موسوم امور کی تقسیم اور اعمال کا صعود ہوتا ہے اس لئے اسی مضمون پر مشتمل یہ نام ذکر کئے جاتے ہیں۔

اپنے بزرگوں سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں رجب کا مہینہ بیج بونے کا ہے شعبان آبیاری یعنی پانی سے سینچنے کا مہینہ ہے اور رمضان پھل کاٹنے کا مہینہ ہے اور یہ بھی فرمایا کہ رجب جسمانی اور ظاہری اصلاح کا مہینہ ہے اور شعبان نفس وقلب کو طاہر اور پاکیزہ بنانے کا مہینہ ہے اور رمضان روح کی اصلاح اور جلاء روحانی کا مہینہ ہے۔

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ سے کثرت صیام کا سبب پوچھا تو فرمایا یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ماہ شعبان کا ہے اس میں لوگ عموماً غفلتوں میں رہتے ہیں جبکہ اسی مہینہ میں سال بھر کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں نیز ارشاد فرمایا کہ میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال بارگاہ حق میں پیش کئے جائیں تو میں اس وقت روزہ کی حالت میں رہوں۔

اللہ کے حضور بندوں کی سالانہ کارگزاری کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست ملک الموت کے سپرد کی جاتی ہے رمضان میں رحمت خدا کی بارش ہوتی ہے اور شعبان ان رحمتوں کے حصول کی تیاری کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک رات شب برأت ایسی ہے جس میں کثرت سے لوگوں کی مغفرت ہوتی ہے۔

شعبان کی پندرھویں شب، شب برأت، قابل عظمت، باعث فضیلت، موجب رحمت ہے آنحضرتؐ کے زمانے سے لیکر آج تک مسلسل اسلاف صالحین اور اولیاء کاملین نے اہتمام فرمایا ہے اس میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ واجب اور مقرر نہیں ثابت اور منقول نہیں۔

بعض لوگ اس رات کی فضیلت کا قطعی انکار کرتے ہوئے اس میں عبادات کو بے اصل قرار دیتے ہیں جو سراسر غلط ہے صحیح یہی ہے کہ وہ فضیلت والی رات ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دعوات کبیر میں حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ اس رات اس شب میں کیا ہوتا ہے میں نے عرض کیا نہیں معلوم تو فرمایا بنی آدم کا ہر وہ شخص جو اس سال پیدا ہونے والا ہو لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص اس سال مرنے والا ہے اس رات میں لکھ دیا جاتا ہے اس رات میں بندوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں بندوں کے رزق اترتے ہیں۔

دنیا بھر کی حکومتوں میں یہ دستور ہے کہ وہ اپنے وسائل اور پالیسی کے مطابق آمدنی اور اخراجات کا بجٹ ایک سال پہلے ہی تیار کر لیتی ہے ان پر پارلمانی اور وزراء کا اجلاسوں کی میٹنگ میں بجٹ پر مہینوں بحث ہوتی ہے یہ بجٹ اپنی حکومت اور اقتدار کے اغراض ومقاصد کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اس کے بعد یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آنے والے سال میں ترقی کی کن کن منازل کو طے کرنا ہے اسی طرح سمجھئے کہ خالق کائنات اپنی وسیع تر مملکت میں بندوں کی زندگیوں کا ہر زاوئے پر محیط فیصلوں کا اعلان ہوتا ہے اور جامع فیصلے کارکنان قضاء وقدر یعنی اللہ کے مقرب اور خصوصی فرشتوں کے سپرد کر دئے جاتے ہیں۔ (مستفاد مسائل شب برأت)

نزول رحمتِ الٰہی

عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالی ینزل فیھا بغروب الشمس الی سماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر لہ الا مسترزق فارزقہ الا مبتلیٰ فاعافیہ الا کذا حتی یطلع الفجر (ترغیب)

بروایت حضرت علیؓ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات کو عبادت کرو اور اس کے بعد والے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اس رات کو اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر جلوہ خاص قرار فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے میں اس کو بخش دوں کیا کوئی رزق کا طلب گار ہے کہ اس کو رزق دوں کیا کوئی مبتلائے مصیبت ہے کہ اسے عافیت دوں کیا کیا کوئی ایسا ویسا ہے اور یہ آوازیں صبح تک آتی رہتی ہیں۔

روزہ

حضرت اسامہؓ کی روایت میں ہے کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ شعبان کے مہینے میں جتنے روزے رکھتے ہیں اور مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے نہیں دیکھے حضورؐ نے فرمایا یہ رجب اور رمضان کے درمیان وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہو جاتے ہیں اسی مہینے میں بارگاہ رب میں اعمال لے جائے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اُس حال میں میں روزہ سے رہوں۔

اِس بابرکت رات میں بھی محروم کون؟

شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی عمومی طور پر مغفرت فرماتے ہیں مگر بعض گناہ اس قدر شدید ہیں کہ جب تک اسکو نہ چھوڑیں اور ان سے مکمل توبہ نہ کرلیں اس وقت تک معاف نہیں فرماتے۔

کئی روایات کو پیش نظر رکھنے سے اس رات میں مغفرت سے محروم رہ جانے والوں کے نام ملتے ہیں (۱) مشرک۔ (۲) کینہ رکھنے والا۔ (۳) والدین کا نافرمان۔ (۴) زنا کرنے والا (۵) شراب پینے والا۔ (۶) کاہن۔ (۷) قطع رحمی کرنے والا۔ (۸) کپڑے یعنی تہبند اور پائجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

(۱۱) باجے بجانے والا۔ (۱۲) قتل کرنے والا۔ (۱۳) کتار کھنے والا۔ (۱۴) تصویر رکھنے والا وغیرہ۔ اس طرح کے اور بھی بہت سے گناہ ہیں جن سے توبہ کرنا بے حد لازم ہے اس کے بغیر معافی کیونکر ہوسکتی ہے۔

شب برأت میں اس قدر ثابت ہے کہ حضورؐ اللہ کے حکم سے جنت البقیع قبرستان میں تشریف لے گئے اور مردوں کیلئے دعاء مغفرت فرمائی۔ اسکے آگے سب لوگوں کی ایجاد ہے جس سے مفاسد کثیرہ پیدا ہوگئے ہیں۔ ان تمام رسوم سے بچنا ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا شعبان کی درمیانی رات میں جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا آسمان کی طرف دیکھا جنت کے سب دروازے کو کھلا ہوا پایا پہلے دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا پکار رہا تھا کہ جو شخص اس رات میں رکوع کرتا ہے نماز پڑھتا ہے اس رات میں سجدہ کرتا ہے اسے خوش خبری ہو تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ کہہ رہا ہے جس نے اس رات میں دعا کی اسے خوش خبری ہو چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ کہہ رہا ہے کہ جس نے اس رات میں ذکر کیا اسے خوش خبری ہو پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ کہہ رہا تھا کہ جو اس رات میں خدا کے خوف سے رویا اسے خوش خبری ہو، چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ کہہ رہا تھا کہ اس رات میں تمام مسلمانوں کو خوش خبری ہو ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ کہہ رہا تھا کہ اگر کسی کو سوال کرنا ہے تو کرے اسکا سوال پورا کیا جائے گا آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ کہہ رہا تھا کہ کوئی ہے جو بخشش کی درخواست کرے اسکی درخواست قبول کی جائے گی۔ حضورؐ نے پوچھا جبرئیل یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے انہوں نے کہا صبح ہونے تک کھلے رہیں گے،

پھر فرمایا اے محمدؐ اللہ تعالیٰ اس رات میں دوزخ کی آگ سے اپنے بندوں کو نجات دیتا ہے جتنے کہ قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔ (غنیۃ)

شب برأت کے اعمال

(۱) پندرھویں شب قبرستان جائے اور کسی اہتمام کے بغیر وہاں پہنچ کر مردوں کیلئے دعا اور استغفار کرے۔

(۲) اگر صدقہ وخیرات کرکے اس کا ثواب بخش دیا جائے تو بھی مردوں کو پہنچتا ہے۔

(۳) انفرادی طور پر اس شب بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہے۔

(۴) پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا اور دیگر عبادات کو مسنون طریقہ پر ادا کرنا احسن ہے

(۵) قضاء عمری، نوافل، تلاوت قرآن، کلمہ طیبہ، تسبیح وتحمید، تہلیل وتکبیر، درود واستغفار، اذکار واَدعیہ میں مشغول رہے۔

(۶) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب تم قبرستان جاؤ تو وہاں سورہ فاتحہ سورہ اخلاص معوذتین پڑھکر اسکا ثواب اہل قبرستان کو پہنچاؤ۔

(۷) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو شخص قبرستان جاتا ہے اور وہاں قل ھواللہ گیارہ بار پڑھکر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشے تو اس قبرستان کے مدفون مردوں کی تعداد کی بقدر ثواب ملتا ہے۔

(۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آقاؐ نے فرمایا جو قبرستان جائے یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اہل قبرستان کے عذاب میں کمی کرتا ہے اور اس شخص کو مردوں کی بقدر نیکیاں دی جاتی ہیں۔ (مظاہر حق)

شب برأت کی خصوصی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اے اللہ تو بے شک معاف کرنیوالا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنیکو پس معاف فرمادے مجھ سے بھی۔

(۲) اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرَضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ مِنْ وَّاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ۔میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے یعنی تیرے عذاب وقہر سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تیری ذات بزرگ و برتر ہے میں تیرے لائق تیری تعریف نہیں کرسکتا اور تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنے نفس کی تعریف فرمائی ہے۔ شب برأت کے موقع پر جب حضورؐ یہ دعا ہر سجدے میں پڑھ رہے تھے تب حضرت عائشہؓ نے ان کلمات کا تذکرہ کیا تو حضورؐ نے فرمایا اے عائشہؓ ان کلمات کو سیکھ لو اور دوسروں کو بھی سکھا دو۔

شب برأت

رحمٰن اور رحیم سے آئی شب برأت
غفار اور غفور کو لائی شب برأت

سیلاب مغفرت کو لئے آگئی ہے وہ
بندوں کے سب گناہ بہائی شب برأت

موت وحیات صحت وروزی کا فیصلہ
مخلوق کو خدا کی سنائی شب برأت

بکروں کا ہے حساب نہ بالوں کا ہے شمار
تعداد مغفرت کی بتائی شب برأت

کافور کیوں نہ ظلمت عصیان خلق ہو
دریائے نور میں ہے نہائی شب برأت

اللہ کو تلاش ہے بندوں کی آج رات
چن چن کے ان کا کام بنائی شب برأت

نیکیوں کے دل میں نور محبت ابل پڑا
ہم عاصیوں کو خوب رُلائی شب برأت

بندوں کو کھینچ کھینچ کے رحمت لپٹ گئی
بندہ نوازیوں کو دکھائی شب برأت

بستر کو عائشہؓ کے چلے چھوڑ کر رسولؐ
رحمت رسولؐ کی بھی دکھائی شب برأت

صد حیف اس پہ آج جو محروم ہوگیا
کچھ فاسقوں کے نام گنائی کی شب برأت

تنہائیوں میں جاکے مزاروں پہ روئے
ایصال کا طریق سکھائی شب برأت

شکر خدا کہ اس نے بنائی شب برأت
شکر رسولؐ ہے کہ دکھائی شب برأت

قرآن بھی نماز بھی ذکر و درود بھی
ان سب پہ اپنا رنگ چڑھائی شب برأت

مغرب سے تا بفجر عطا اور سخا کی دھوم
اللہ کا خزانہ لٹائی شب برأت

ترپن برس کی عمر میں آئی شب برأت
سوتے قلم کو ہوش میں لائی شب برأت

یہ بھی ہے فضل خاص کہ تیرہ سو نود میں
آ کر شب برأت ہی لائی شب برأت

مسجد میں کوڑنگل کی منائی شب برأت
کچھ دوستوں کو جوش میں لائی شب برأت

سارے غلاؔم حاضر دربار ہوگئے
پروانہ مغفرت کا دلائی شب برأت

خــلاصــہ

شب برأت کیا ہے اور کیوں ہے

شعبان کی پندرھویں رات کو شب برأت کہا جاتا ہے۔ چونکہ اس رات حق تعالیٰ اپنے کرم سے بے شمار انسانوں کو جہنم کی آگ سے نجات اور چھٹکارا عطا فرماتے ہیں، اس لئے اِسے شبِ برأت کہتے ہیں۔

☆ اس رات میں کیا ہوا؟ اور کیا ہوتا ہے؟

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس رات میں جبرئیل آئے اور بتایا کہ یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اس رات کو حق تعالیٰ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر مخلوق کو جہنّم سے آزاد کردیں گے۔ (اس کے بعد اُن لوگوں کا تذکرہ ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا) پھر فرمایا ائے عائشہ آج رات تم عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو۔ اُنھوں نے عرض کیا ہاں! ہاں !! میرے والدین آپ پر قربان۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور نماز شروع فرمادی۔ پھر ایک لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ خدانخواستہ آپ کی روح قبض تو نہیں ہوگئی۔ میں کھڑے ہوکر ٹٹولنے لگی اور ہاتھ آپ کے تلوؤں پر رکھا کچھ حرکت ہوئی تو میں مطمئن اور مسرور ہوئی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سُنا حضور ﷺ سجدے میں پڑھ رہے تھے۔

☆ شبِ برات کی دعا:

اللھم انی اعوذ بعفوک ھن عقابک واعوذ برضاک من سختک. واعوذ بکھنک جل وجھک لا احصیٰ ثناء علیک انت کما اثنیت علیٰ نفسک.

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی درگزر کے ذریعہ آپ کے عذاب سے، اور آپ کی خوشنودی کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے اور پناہ چاہتا ہوں آپ ہی سے آپ باعظمت ہیں اور میں آپ کی شایان شان تعریف نہیں کرسکتا۔ آپ ویسے ہی ہیں جیسے خود آپ نے اپنی ثنا فرمائی ہے۔

☆ روایت عائشہؓ: وہ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور کو نہ پایا تو تلاش کے لئے نکلی۔ آپ مدینہ کے قبرستان تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور فرمایا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر انسانوں کو نجات دیتا ہے۔

☆ خصوصی رات اور نزولِ حق: حضورا نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب کو عبادت کرو۔ اگلے دن روزہ رکھو۔ اس رات میں حق تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں، کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کروں؟ ہے کوئی روزی کا طلب گار کہ اُسے روزی دوں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت بخشوں؟ ہے کوئی بیمار کہ اُسے صحت دوں؟ ہے کوئی محتاج کہ اس کی احتیاج پوری کروں؟ ہے کوئی سائل کہ اس کے سوال کو پورا کروں؟ یہ لطف و کرم خدا کا صبح صادق تک بالخصوصی جاری رہتا۔

تصنیفات

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

صاحبزادہ وجانشین سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

۱۔ بیعت
۲۔ دعوت وتبلیغ کے آداب
۳۔ سورۂ کوثر کا پیغام
۴۔ سورۂ اخلاق
۵۔ قربانی
۶۔ زکوٰۃ
۷۔ ایمان
۸۔ ایمان واحسان
۹۔ حضور اکرم ﷺ کے نام
۱۰۔ مجاہدہ
۱۱۔ استعانت کے روحانی طریقے
۱۲۔ سکون دل
۱۳۔ سیر انفس
۱۴۔ شیطان سے جنگ
۱۵۔ زندگی میں غم کیوں علاج کیا؟
۱۶۔ خدا کی پہچان
۱۷۔ اسرار ورموز الفاتحہ
۱۸۔ تعلیمات محبوب سبحانیؒ
۱۹۔ خوفِ الٰہی
۲۰۔ دو برکت والی راتیں
۲۱۔ دعائیں کس طرح قبول ہوں گی؟
۲۲۔ نغمہائے نورانی
۲۳۔ معراج النبی ﷺ
۲۴۔ تقلید کیا اور کیوں؟
۲۵۔ تلاوت قرآن (آداب وفضائل)
۲۶۔ احوالِ دل
۲۷۔ کلمۂ طیبہ باب ا
۲۸۔ پہلا درس بخاریؒ
۲۹۔ علم اور اہل علم

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب (خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر حیدرآباد)

کے مختلف مقامات پر کئے گئے بیانات کے کیسٹس دستیاب ہیں۔ بھرپور استفادہ کیجئے۔

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
۲۔ السلام علیکم
۳۔ خدا کی پہچان ۱۔۲۔
۴۔ معرفت الٰہیہ
۵۔ باعثِ تخلیق کائینات
۶۔ احوال قیامت
۷۔ سورۂ توحید
۸۔ شان توحید
۹۔ سورۃ التین
۱۰۔ آیت الکرسی
۱۱۔ سورۃ البلد
۱۲۔ سورۂ کوثر کا پیغام
۱۳۔ عرفان کلمہ تمجید
۱۴۔ نماز کی اہمیت
۱۵۔ اقیمو الصلوۃ
۱۶۔ توبہ اصلاح باطن
۱۷۔ فوائد استغفار
۱۸۔ ذکر الٰہی
۱۹۔ خوفِ الٰہی
۲۰۔ تصوف کی بنیاد
۲۱۔ شان علم رسالت
۲۲۔ آثار رسول اکرم ﷺ
۲۳۔ آقاؐ کا ایک ارشاد
۲۴۔ درس قرآن
۲۵۔ قرآن اور تقاضے
۲۶۔ فضائل قرآن
۲۷۔ بیان شبِ قدر
۲۸۔ رمضان اور روزہ

۲۹۔ فضائل صدقات
۳۰۔ بیعت
۳۱۔ نذر و منت
۳۲۔ تصحیح خیال
۳۳۔ دعوت ایمان و اخلاق
۳۴۔ اہم نصیحت
۳۵۔ پانچ ۱۵ اہم مسائل
۳۶۔ سکونِ دل
۳۷۔ سکون کیسے ملے
۳۸۔ اسرارِ روحانی
۳۹۔ دو قسم کے لوگ
۴۰۔ آزمائش کیوں
۴۱۔ باوفا بندے
۴۲۔ محبت اور اطاعت
۴۳۔ حقائق اعمال
۴۴۔ دنیا کی محبت
۴۵۔ سچ کی برکات
۴۷۔ یاد کی برکات
۴۸۔ سلوک و مجاہدہ
۴۹۔ اخلاقی اصول
۵۰۔ اصلاح معاشرہ
۵۱۔ باکمال خطبہ
۵۲۔ صلاح و فساد
۵۳۔ والدین کے حقوق
۵۴۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک
۵۵۔ چمنی سے سورج تک
۵۶۔ سلسلہ کیا اور کیوں
۵۷۔ کمال الٰہی تعلیمات۔مقامِ صحابہؓ

۵۸۔ سیرت النبی ۱، ۲
۵۹۔ سیرت اولیاء ۱، ۲
۶۰۔ کشف و کرامات ۱، ۲
۶۱۔ کرامات اولیاء
۶۲۔ حالاتِ محبوب سبحانیؒ
۶۳۔ مولانا رومؒ
۶۴۔ ایثار صحابہؓ
۶۵۔ مقام صحابہؓ
۶۶۔ سیرت امام اعظمؒ
۶۷۔ مسلک ابوحنیفہ
۶۸۔ احوال امام اعظمؒ
۶۹۔ عرفان رسول اکرم ﷺ
۷۰۔ سیرت حسینؓ
۷۱۔ خطبہ نکاح ۱، ۲
۷۲۔ شبِ قدر علمی مسائل
۷۳۔ شبِ برأت
۷۴۔ شبِ برأت ۱، ۲
۷۵۔ زلزلہ
۷۶۔ حل مشکلات قرآن سے رابطہ
۷۷۔ نفع و ضرر کا اثر
۷۸۔ دعوتِ معرفت
۷۹۔ حالات و تعلیمات شیخ جیلانیؒ
۸۰۔ انقلابی آیت
۸۱۔ مقصود کیسے ملے
۸۲۔ معراج النبی ﷺ
۸۳۔ مناظر جنت
۸۴۔ دعوت و معرفت